پروفیسر خالد مسعود گوندل کی کہانی
میری شاعری کی زبانی

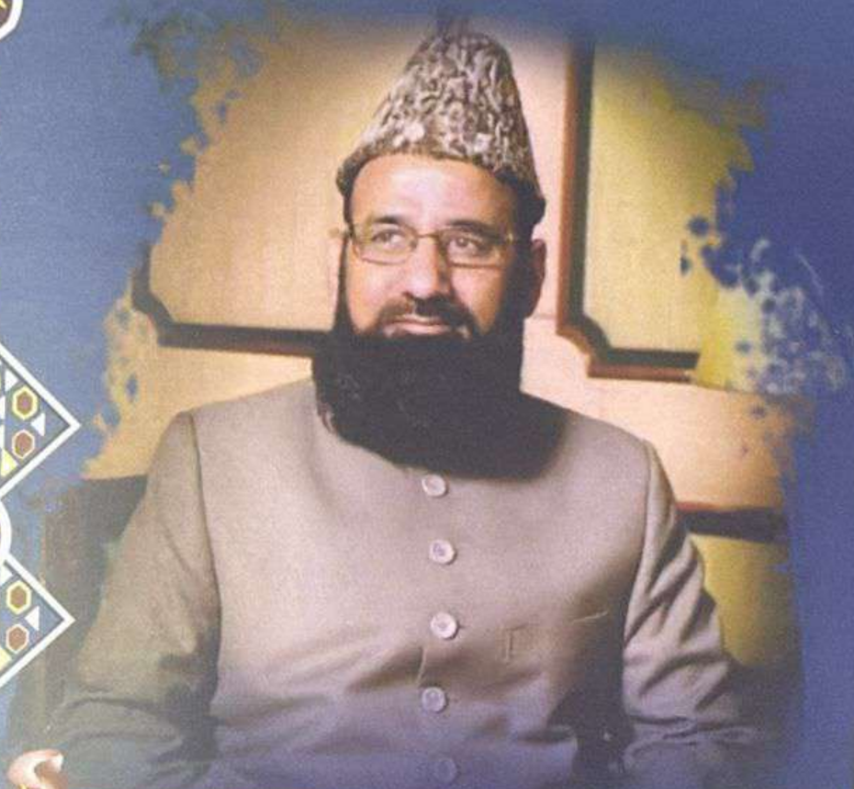

ایسی شخصیت جو وقت کی دھار سے آگے سوچتی ہے

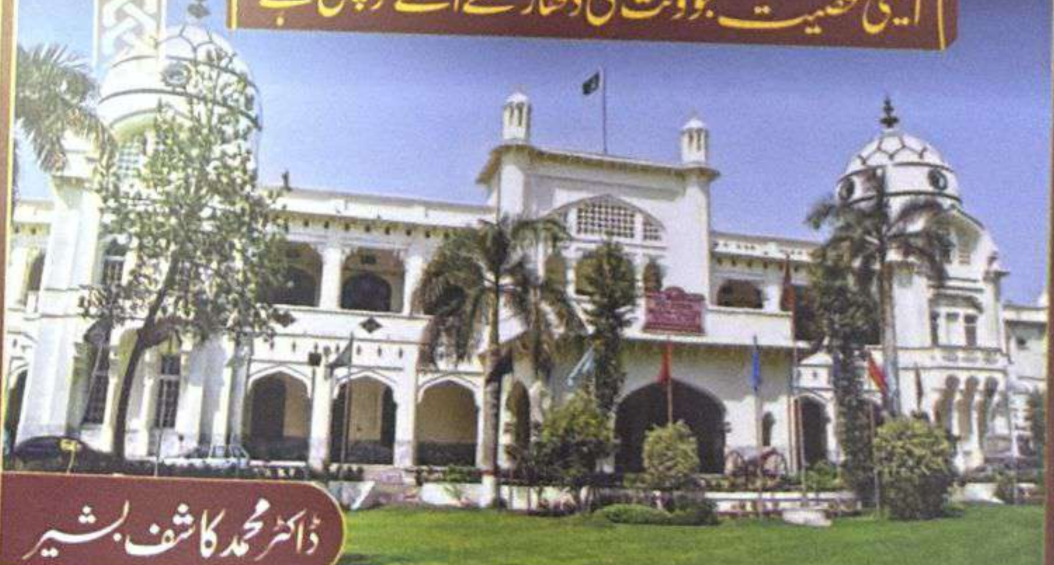

ڈاکٹر محمد کاشف بشیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پروفیسر خالد مسعود گوندل کی کہانی
میری شاعری کی زبانی

+++++

ڈاکٹر محمد کاشف بشیر

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب:		پروفیسر خالد مسعود گوندل کی کہانی میری شاعری کی زبانی
مصنف	:	ڈاکٹر محمد کاشف بشیر
سالِ اشاعت	:	ستمبر 2025
تعداد	:	1000
ناشر	:	ڈاکٹر محمد کاشف بشیر

کتاب ملنے کا پتہ
شعبہ جراحی اطفال میو ہسپتال لاہور

فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
8	پیش لفظ	1
10	پروفیسر خالد مسعود گوندل کا تعارف	2
12	انتساب	3
13	مصنف کا تعارف	4
15	الفاظ رفقاء	5
19	سلام عقیدت پروفیسر خالد مسعود گوندل کے نام	6
21	جناح کی جھلک	7
23	اخلاقی اصولوں کی پاسداری	8
24	سبز ہلالی پرچم کا محافظ	9
26	روشن ویژن	10
28	بانی ٹیلی میڈیسن	11
30	طبی دنیا کے رہبر اعظم	12

13	اقبال کے حضور میں	32
14	طبی دنیا کا ایک چمکتا ستارہ	34
15	آئرلینڈ میں پاکستان کی پہچان	35
16	روشنی کا سفیر	37
17	بین الاقوامی کامیابیاں	39
18	پی ایم ڈی سی کا روشن ستارہ	40
19	شفا کے ہاتھ	42
20	میرے مینٹور کی کھیل سے محبت	43
21	پروفیسر خالد مسعود گوندل کی شخصیت صوفیانہ روشنی میں	44
22	جدید طب کے امام	46
23	سرزمین حجاز پر حاضری	48
24	مہارت کا مینار جو امریکہ میں بھی روشن ہوا	50
25	عاجزی کی روشن مثال	52
26	پروفیشنل ڈریسنگ	53
27	روشنی کا مقام	55
28	طب کی روشنی میں حیات کی پہچان	56

29	تعلیمی اصلاحات	58
30	سارک کانفرنس میں پاکستان کی نمائندگی	60
31	عظمت کا نشان	62
32	جرات وقیادت کی داستان	63
33	پروفیسر خالد مسعود گوندل کی نظر میں سفید کوٹ کی اہمیت	64
34	سوسائٹی آف سرجنز لاہور کی طرف سے لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ	65
35	وادی خیبر میں لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ	66
36	ایک روشن مینار	68
37	سینئر رجسٹرار سے پروفیسر تک ایک مسیحا کا سفر	70
38	مسند تدریس سے قافلہ قیادت تک خدمات کا ایک عہد	72
39	کھلی کچہری، جہاں ہر سوال کا جواب ملے	74
40	بین الاقوامی طبی خدمات کا سفیر	76
41	چراغ علم شفاء	78
42	خواب جو جاگتا رہا	79

پیش لفظ

""کتاب""

''پروفیسر خالد مسعود گوندل کی کہانی''
میری شاعری کی زبانی

زندگی میں کچھ شخصیات ایسی ہوتی ہیں جو وقت کی دھارے سے آگے سوچتی ہیں، جو صرف خواب نہیں دیکھتیں بلکہ انہیں حقیقت کا روپ بھی دیتی ہیں۔ پروفیسر خالد مسعود گوندل ایسی ہی ایک عظیم شخصیت ہیں۔جنہوں نے طب کے میدان میں صرف کامیابیاں ہی نہیں سمیٹیں بلکہ اپنے بعد آنے والوں کے لیے مشعل راہ بھی بنے۔

یہ کتاب۔''پروفیسر خالد مسعود گوندل کی کہانی' میری شاعری کی زبانی''ان کے طبی میدان میں خدمات،فلاح انسانیت اور قیادت کو شعری انداز میں رقم کرنے کی ایک عاجزانہ کوشش ہے۔ یہ شاعری فقط الفاظ کا کھیل نہیں' بلکہ دل کی گواہی' آنکھوں کی جھلک' اور احساس کی ترجمانی ہے۔

ہر نظم' ہر شعر میں ان کے کردار کی جھلک' ان کے ویژن کی روشنی ،اوران کی قیادت

کی صدا موجود ہے۔ان کی علمی بصیرت،طبی خدمات اور انسان دوستی نے جس طرح دلوں کو جیتا'وہ ہر لفظ میں محسوس کی جاسکتی ہے۔

یہ کتاب ان طلباء'اساتذہ اور محب وطن لوگوں کے لیے ہے جو اپنے ملک میں تبدیلی کا خواب رکھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ایک فرد بھی اگر اخلاص اور علم سے لیس ہو تو نظام کو بدلہ جاسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ پروفیسر خالد مسعود گوندل کو صحت'عزت اور کامیابیوں سے نوازتا ہے اور ہمیں ایسے رہنماؤں سے سیکھنے اور انہیں خراج تحسین پیش کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

مصنف

ڈاکٹر محمد کاشف بشیر

پروفیسر خالد مسعود گوندل کا تعارف

پروفیسر خالد مسعود گوندل (تمغہء امتیاز اور صدارتی پرائیڈ آف پرفارمنس)

پروفیسر خالد مسعود گوندل نے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے 1986 میں گریجویشن کیا۔ انہوں نے 1992 میں سرجری میں ایف سی پی ایس کیا اور مختلف عہدوں پر خدمات انجام دیں۔ آپ 2005 میں پروفیسر کے عہدے پر فائز ہوئے اور شعبہ سرجری کے چیئر مین بھی رہے۔ اس وقت آپ فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور کے وائس چانسلر کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ 2007 میں کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز پاکستان (CPSP) کے کونسلر اور ریجنل ڈائریکٹر رہے ہیں اور بعدازاں نائب صدر، ڈائریکٹر جنرل بین الاقوامی تعلقات، سینئر نائب صدر رہنے کے بعد اب CPSP کے صدر کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان کے 100 سے زائد تحقیقی مقالے قومی و بین الاقوامی سطح پر شائع ہو چکے ہیں اور 50 سے زائد مقالے قومی و بین الاقوامی کانفرنسز میں پیش کیے جا چکے ہیں۔

میڈیکل ایجوکیشن کے میدان میں خدمات کے اعتراف میں انہیں بنگلہ دیش کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز، سری لنکا کالج آف سرجنز، رائل کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز گلاسگو اور امریکن کالج آف سرجنز کی فیلوشپ سے نوازا گیا ہے۔

ریجنل ڈائریکٹر CPSP لاہور کے طور پر انہوں نے BLS, ACLS, ATLS اور HPE جیسے اہم کورسز کے انعقاد میں کلیدی کردار ادا کیا۔ میڈیکل ایجوکیشن ان کی خاص دلچسپی کا میدان رہا ہے اور آپ MCPS-HPE کرنے والے ابتدائی ماہرین میں شامل ہیں۔ آپ پاکستان سوسائٹی آف سرجنز کے سابق صدر اور ATLS کے سینئر انسٹرکٹر بھی ہیں۔

انہوں نے CPSP کی نمائندگی کرتے ہوئے امریکہ' کینیڈا' برطانیہ' آئرلینڈ' سعودی عرب' اور سارک ممالک سمیت مختلف ممالک کے وفود میں شرکت کی۔ انہوں نے اپنی قومی و بین الاقوامی زندگی کے تجربات کو کتاب "مشاہدات و تاثرات" میں قلمبند کیا ہے۔

✦✦✦✦✦

انتساب

یہ کتاب ''پروفیسر خالد مسعود گوندل کی کہانی، میری شاعری کی زبانی'' میں دل کی گہرائی سے شعبہ جراحی اطفال کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی لاہور کے نام منسوب کرتا ہوں جو نہ صرف میرے تعلیمی سفر کا مرکز رہا بلکہ میرے نظریات، تربیت اور پیشہ ورانہ کردار کی بنیاد بھی رہا۔

اس ادبی اور جذباتی کام میں میری اہلیہ ڈاکٹر عائشہ کا کردار بھی نہایت قابلِ قدر رہا۔ انہوں نے ہر مرحلے میں میری راہنمائی کی اور میرا ساتھ دیا۔ میرا بیٹا محمد ابراہیم جس نے میری زبان سے نکلے الفاظ کو تحریر کا جامہ پہنایا اور میری سوچ کو الفاظ کا پیرہن دیا۔ میں ان کی محنت، محبت اور تعاون کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔

مصنف کا تعارف

میں ڈاکٹر محمد کاشف بشیر 1984 میں بہاولپور کے گاؤں حاصل پور میں پیدا ہوا۔ قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور سے ایم۔بی۔ بی۔ایس۔کرنے کے بعد کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی لاہور سے شعبہ جراحی اطفال میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ اس ادارے سے وابستگی کا سفر سینئر رجسٹرار اسسٹنٹ پروفیسر ایسوسی ایٹ پروفیسر جیسے مناصب سے ہوتا ہوا آج اس مقام پر ہے کہ میں بطور سربراہ شعبہ جراحی اطفال اپنی خدمات انجام دے رہا ہوں۔ اُردو ادب سے لگاؤ مجھے ورثے میں ملا۔ میرے مرحوم والد محترم ایک اُستاد تھے۔ جنہوں نے نہ صرف تعلیم و تربیت میں میری راہنمائی کی بلکہ میرے ادبی ذوق کو بھی جلا بخشی۔ اُن کی دعاؤں اور تربیت آج بھی میرے ہر لفظ اور ہر جذبے میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

پروفیسر خالد مسعود گوندل کی شخصیت میرے لیے ابتداء سے ہی آئیڈیل رہی ہے۔ بطور استاد اُن کا کردار، اُن کی شفقت بھری تربیت اور اخلاقی اقدار کی تلقین میرے دل پر گہرا اثر چھوڑ گئی۔ انہوں نے اپنے شاگردوں کو صرف میڈیکل کی تعلیم ہی نہیں دی بلکہ زندگی کے وہ رموز بھی سکھائے جو انسان کو ادب، دین اور اولیاء اکرام سے جوڑتے ہیں۔ اُن کی شخصیت میرے لیے ایک مکمل استاد، ایک راہنما اور ایک روحانی مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

اس عقیدت ۔محبت اور جذبات کے اظہار کے لیے میں نے اس کتاب کی شکل میں اُن کی حیات وخدمات اور طب کے میدان میں انہوں نے جو کامیابیاں حاصل کیں اُن کو شاعری رنگ میں قلم بند کرنے کی جسارت کی ہے ۔یہ کتاب صرف اشعار کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک شاگرد کی طرف سے اپنے اُستاد کو پیش کیا گیا خراج عقیدت ہے ۔پروفیسر خالد مسعود گوندل صاحب ایک با کردار ۔علم دوست اور روحانیت سے جڑی شخصیت ہیں جو ہمارے معاشرے کے لیے ایک قیمتی اثاثہ ہیں اور میری دعا ہے کہ آج کے نوجوان ڈاکٹرز اُن سے متاثر ہو کر خدمتِ خلق کے ساتھ ساتھ دین و دنیا میں بھی مثبت اور متوازن زندگی گزاریں۔

امید ہے یہ کتاب قارئین کے دلوں کو بھی چھوئے گی اور پروفیسر خالد مسعود گوندل صاحب کی ذات سے انہیں وہی روشنی اور راہنمائی میسر آئی گی جو مجھے ملی ۔

دعاؤں کے ساتھ

ڈاکٹر محمد کاشف بشیر

مصنف کتاب

الفاظِ رفقاء

ا: پروفیسر خالد مسعود گوندل کے ساتھ میرا تعلق محض پیشہ ورانہ دائرے تک محدود نہیں رہا۔ بلکہ یہ تعلق اعتماد خلوص' فکری ہم آہنگی اور باہمی عزت و احترام پر قائم رہا۔ میں نے انہیں ہر رشتے میں ایک مکمل انسان پایا۔ بطور ساتھی وہ علم و اخلاق کی ایک جیتی جاگتی تصویر ہیں۔ پروفیسر خالد مسعود گوندل بطور منتظم ایک ویژنری لیڈر ہیں جنہوں نے وقت کی نزاکت کے مطابق فیصلے کیے اور اداروں کو ترقی کے نئے راستوں پر گامزن کیا۔

پروفیسر خالد مسعود گوندل نے بطور وائس چانسلر کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی / میو ہسپتال لاہور اور فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور میں ایسی قائدانہ صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا جن سے ان اداروں نے نہ صرف ترقی کی بلکہ میڈیکل تعلیم اور تحقیق میں نئی راہیں کھلیں۔ ان کی زیرِ نگرانی میڈیکل ایجوکیشن کا معیار بلند ہوا اور ادارہ جاتی نظم و ضبط کی بہترین مثالیں قائم ہوئیں۔ بطور سرجن' پروفیسر خالد مسعود گوندل نے سرجری کے میدان میں بے شمار نمایاں کامیابیاں حاصل کیں۔ ان کی علمی مہارت' جراحی تکنیک اور سکھانے کا انداز آنے والے ڈاکٹروں کے لیے مشعلِ راہ بن گیا۔ وہ صرف آپریشن تھیٹر تک محدود نہ رہے' بلکہ علم' تربیت' تحقیق اور ادارہ سازی کے ہر میدان میں انہوں نے ان مٹ نقوش چھوڑے۔

جب وہ کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز پاکستان (CPSP) کے صدر منتخب ہوئے تو انہوں نے اس ادارے کو بین الاقوامی سطح پر جس عزت سے روشناس کروایا وہ پاکستان کے میڈیکل ایجوکیشن کے لیے ایک تاریخی خدمت ہے۔ ان کی قائدانہ صلاحیتیں' شفاف

نیت اور محنت کی بدولت CPSP نے کئی سنگ میل عبور کیے۔ اُن کے دورِ صدارت میں انتظامی بہتری، تعلیمی اصلاحات اور انٹرنیشنل کولیبوریشن کی بے مثال مثالیں قائم ہوئیں۔

اب جب کہ میرے عزیز دوست اور ہونہار شاعر ڈاکٹر محمد کاشف بشیر نے ان کی شخصیت پر مبنی کتاب "پروفیسر خالد مسعود گوندل کی کہانی" "میری شاعری کی زبانی" پیش کی ہے۔ تو میں دل سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ محض ایک کتاب نہیں بلکہ عقیدت، محبت اور فکری بصیرت کا وہ گلدستہ ہے جو ایک شاگرد، ایک ساتھی اور ایک شاعر نے اپنے محسن کو پیش کیا ہے۔

یہ کتاب نہ صرف پروفیسر خالد مسعود گوندل کی زندگی کی خدمات اور فکر کو خوبصورتی سے اجاگر کرتی ہے بلکہ قارئین کو ایک ایسی فکری و جذباتی سیر کراتی ہے جو بیک وقت سبق آموز بھی ہے اور متاثر کن بھی۔ ڈاکٹر محمد کاشف بشیر نے شاعری کی زبان میں جس لطافت، محبت اور بصیرت سے یہ خارجِ تحسین پیش کیا ہے وہ اردو ادب میں ایک خوش آئندہ اضافہ ہے۔ میں پوری یقین دہانی کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ کتاب ان تمام افراد کے لیے مشعلِ راہ بنے گی جو علم، خدمت، قیادت اور انسان دوستی کو اپنی زندگی کا مقصد بنانا چاہتے ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد عامر زمان خان

ڈائریکٹر جنرل پنجاب ہیومن آرگن ٹرانسپلانٹیشن اتھارٹی (PHOTA)

ڈائریکٹر جنرل میڈیکل ایجوکیشن

کونسلر کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز پاکستان (CPSP)

۲: پروفیسر خالد مسعود گوندل، وائس چانسلر(تمغہ امتیاز و پرائیڈ آف پرفارمنس)فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور ایک ایسی شخصیت کا نام ہے جو طب کے میدان میں اپنی قابلیت کے بل بوتے پر نمایاں مقام حاصل کیے ہوئے ہیں ۔جس کی عکاسی صفحہ نمبر 11 پر تحریر کردہ نظم میں قلمبند ہے۔

PMA میں جو قدم رکھا ، انقلاب آ گیا
طبی معیار کی راہ میں ایک نیا چراغ ملا"

اسی طرح صفحہ نمبر 42,43 پر تحریر کردہ اشعار پروفیسر خالد مسعود گوندل کی طبی میدان میں ان کی خدمات کو خوبصورت انداز میں پیش کرتا ہے۔

بنے جو زخموں کا مرہم وہ طبی اصول
بنائے حادثے میں بچاؤ کے جو روشن اصول

خالد نے نئی راہیں دکھائیں
طب کی دنیا میں شمعیں جلائیں

ان کے اخلاق، کردار اور انکساری نے لوگوں کے دلوں پر راج کیا ہے۔ ان کی شخصیت میں موجود شفقت حکمت اور پیشہ ورانہ بصیرت نے بے شمار نوجوانوں کو متاثر کیا۔

مصنف ڈاکٹر محمد کاشف بشیر کی یہ کتاب جو پروفیسر خالد مسعود گوندل کی زندگی میں خدمات او جذبات کو شاعری کے خوبصورت قالب میں سمیٹی ہے نہ صرف ایک ادبی تحفہ ہے بلکہ ایک تاریخ کا حصہ بھی ہے۔ قارئین اس کے مطالعے سے نہ صرف پروفیسر گوندل صاحب کو قریب سے پہچان سکیں گے بلکہ ایک عظیم استاد عظیم رہنما اور انسان کی جھلک بھی محسوس کریں گے۔

میں مصنف کو اس خوبصورت کوشش پر مبارکباد پیش کرتا ہوں جس نے محترم پروفیسر خالد مسعود گوندل کی زندگی کو اتنے خوبصورت انداز میں قلمبند کیا۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ کتاب آنے والی نسلوں کے لیے مشعل راہ ثابت ہوگی۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد محمود ایاز (ستارہ امتیاز)
وائس چانسلر کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی لاہور
کونسلر کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز پاکستان (CPSP)
گورنر امریکن کالج اور سرجنز (USA)

سلامِ عقیدت

پروفیسر خالد مسعود گوندل کے نام

جہاں میں علم کا روشن ستارہ تو ہی ہے
سفر میں کارواں کا اجالا تو ہی ہے

نہ صرف خواب دیکھے ، تعبیر بھی دی
ہر اک قدم پہ ہم کو توقیر بھی دی

طبابت کا ہنر ہو ' قیادت کا کمال
تو ہی ہے رازِ خدمت کا اصل حال

نہ تھکا ، نہ جھکا ، نہ کبھی پیچھے ہٹا
قدم قدم پہ علم و عمل کا دیا جلا

جو لفظ تھے وہ تیری گفتار بن گئے
جو خواب تھے وہ تیری رفتار بن گئے

تو اک کتاب ہے جس کا ہر باب معتبر
ہر صفحہ تیرا کرتا ہے فخر کا سفر

سلام تجھ پہ ، اے صاحب نظر
تو رہنما ہے ، تو ہے روشنی کا اثر

خدا کرے کہ تیرا چراغ جلتا رہے
تو یونہی علم کے افق پہ چمکتا رہے

+++++

جناح کی جھلک

چمکا جو علم کی دنیا میں مہتاب وہی ہے
پاکستان کا افتخار و نایاب وہی ہے

شیروانی میں ملبوس ' وقار کی پہچان
خالد مسعود کوندل کا چرچہ ' ہر اک زبان

قدم اٹھتے ہیں جیسے تاریخ رقم ہو
ہر راہ میں ان کی حکمت کی رمق ہو

ریڈ کارپٹ پہ وہ چلے شان سے
نقش چھوڑے قیادت کے جہاں میں

وقت کی ہے پابندی ، اصولوں کا ہے پاس
ہر فیصلے میں ان کی جھلکتی ہے آس

نرمی ہو ، وقار ہو یا تدبر کا ہو نور
الفاظ میں دانش اور گفتار میں سرور

چلیں جو لگے جیسے تاریخ چلی ہو
جناح کی جھلک جیسے عزم میں ملی ہو

کہتا ہے کاشفؔ خالد کا ہے انداز جدا
قیادت میں وہ ہیں اک عظیم شاہِ وفا

++++

اخلاقی اصولوں کی پاسداری

وقت کی قدر ہے ، اصولوں کا پاس ہے
جو قول دے کے نبھائے ، وہی احساس ہے

ہر گھڑی وہ ٹھہرا مثلِ وقار و ادب
منزلوں کا ہے راہی ، سلیقہ طلب

قدموں میں اس کے تسلسل کی رمق
حکمت کی باتوں میں حکمرانی کی جھلک

عدل و انصاف کا ہے امین
علم و قیادت میں ہے مردِ یقین

کہتا ہے کاشفؔ یہی شان ہے
جو وقت پہ چلے وہی پہچان ہے

✦✦✦✦✦

سبز ہلالی پرچم کا محافظ

یہ سبز ہلالی پرچم ، یہ شانِ پاکستان
یہ ملت کی پہچان یہ خالد کی جان

جہاں لہراتا ہے وہاں گونجتی ہے صدا
خالد کی جو ہے عظمت کی ادا

یہ وہ چراغ علم ہے جو بجھنے نہ پائے
یہ وہ مسافر ہے جو رکنے نہ پائے

طب کی دنیا میں ہے اُن کا ایک مقام
وطن کے نام پر جس نے کر دیا ہے کام

جہاں پرچم جھومے وہاں خالد کا ذکر ہو
جہاں عظمت بولے وہاں وہ معتبر ہو

یہ وہ سپاہی ہے جو ہے خدمت کی مثال
یہ قوم کا فخر ہے ، یہ حوصلوں کی ڈھال

پرچم بھی گواہ ہے اُن کے اس وقار پر
ہر صبح سلام کرے اُن کی اس ادا پر

کہتا ہے کاشفؔ یہ فخرِ وطن کی پہچان ہے
سبز ہلالی پرچم کا خالد سچا پاسبان ہے

+ + + + +

روشن ویژن

شیروانی میں ملبوس وقار کی شان ہیں
جناح کیپ پہنے ، روایت کی پہچان ہیں

پروفیسر خالد مسعود گوندل کا ویژن خاص ہے
CPSP کی ترقی اُن کا احسان ہے

تعلیم کی دنیا میں جدت کا دیا جلایا
سیکھنے کا نیا طریقہ ہر دل کو سمجھایا

سمارٹ لرننگ کا تصور ، ایک روشنی کا جام
طلبہ کے لیے ہے ترقی کا پیغام

تربیت کے میدان میں جو نئی تبدیلی لائے
نظام کو بہتر کرنے کے اصول سکھائے

امتحان ہو یا تربیت ، شفافیت کا درس دیا
CPSP کو عالمی معیار کا مرکز بنایا

شیروانی کے شکن میں تاریخ کی خوشبو ہے
جناح کیپ میں چھپی ' وطن کی آرزو ہے

پروفیسر گوندل صاحب کا علم ایک خزانہ ہے
ہر لفظ اُن کا قوم کا ترانہ ہے

++++

بانی ٹیلی میڈیسن

جب شہر سہمے ، در بند ہوئے، سناٹے کا راج تھا
دل میں تھا اک ڈر چھپا ، آنکھوں میں بے بسی کا راج تھا

بازار سناٹے میں گم ' سڑکیں خالی ، در خفا
نہ ہاتھ ملے ۔ نہ بات بنی۔ چھین لی سب کی وفا

اپنوں سے بھی فاصلہ تھا ۔ ہر پہر تنہائی تھی
دھڑکن بھی ڈر کے چلتی ۔ خاموشی سی چھائی تھی

نہ مسکان چہرے پر باقی ۔ نہ آنکھوں میں خواب رہا
سانسیں قید ۔ صدا گم ۔ ہر شخص بے تاب رہا

علاج کے در سب بند ہوئے ' ہسپتالوں میں ڈر تھا
اک لہر سی چپ کی چھائی ' ہر گلی میں بس صبر تھا

ایسے میں اللہ کا بندہ ' رحمت کی صورت آیا
جس نے اندھیرے میں آ کے علم کا چراغ جلایا

ٹیلی میڈیسن کا بانی ، خدمت کی پہچان بنا
دور تلک جو ربط بنے ہر دل کی جان بنا

کیمرہ اسکرین اور نیٹ پہ شفا کا دروازہ کھلا
اک کلک پہ مسیحا بن کے دردِ دلوں سے بولا

نہ خواہش دولت نہ منصب نہ شہرت کا کوئی سودا
بس علم ، خلوص اور ہمدردی سے دل جیتنے کا دعویٰ

ہر دیوار کو توڑ کر دل سے دل تک بات کی
ہر گھر میں امید جگائی ، شفا کو نئی راہ دی

کاشفؔ کہتا ہے جسے چنا خدا نے خدمتِ خلق کے لیے
وہی خالد ہے جو مسیحا ہے ہر اک بیمار کے لیے

✦✦✦✦✦

طبی دنیا کے راھبر اعظم

ینگ ڈاکٹروں کے حامی بنے ، روشنی کا دیا جلایا
ہر مشکل راہ میں آگے بڑھے' حوصلے کو اور بڑھایا

YDA کے بزم میں اُن کی بات تھی راہنمائی
نئی نسل کو سیکھایا فن ' دی خدمت کی سچائی

P M A میں جو قدم رکھا ، انقلاب آ گیا
طبی معیار کی راہ میں ایک نیا چراغ ملا

نظام کو مضبوط کیا ، اصولوں کو بخشا وقار
خدمتِ خلق کی بزم کر گئے وہ یادگار

جذبہ تھا حوصلہ تھا ، تھی محنت بے مثال
ہر ڈاکٹر کے حق میں ان کا کردار ہے کمال

کہتا ہے کاشفؔ خالد کا سفر جاری رہے گا
طب کی دنیا میں ان کا نام ہمیشہ رہے گا

✦✦✦✦✦

اقبال کے حضور میں

سر پہ جناح کیپ ، بدن پہ شیروانی
وقار کی تصویر ، روشنی کی کہانی

قدم اُٹھے تو گونجی زمین کی صدا
عزم جواں اور حوصلے کی انتہا

سفید پوشاک میں اک اُجلا سا وقار
سایہ تھا مہتاب کا جیسے شانِ افتخار

گھمبیر نگاہیں اور اک پُروقار چال
ہر اک قدم جیسے تاریخ کی مثال

نقاب میں چھپا تھا ، مگر نور عیاں
کرونا (covid) کے ایام میں تھا عزم جواں

ریڈ کارپٹ پر چلے تھے ناپ تول کے
گھیرے ہوئے تھے نیوی کے وہ جانثاروں کے

گھمبیر فضا میں پرچم اُٹھائے
امت کے خوابوں کی لو جگائے

علامہ کے در پر ادب سے جھکا سر
لفظوں میں آنکھوں میں تھا اک اثر

کہتا ہے کاشفؔ خالد کو دیکھو
عزم و عمل کا روشن ستارہ دیکھو

++++

طبعی دنیا کا چمکتا ستارہ

طبعی دنیا کا چمکتا ستارا ، علم کا روشن مینار ہے
شفا کی راہ میں بے مثال ، ہر قدم اک افتخار ہے

کبھی ایڈنبرا نے عزت بخشی ، کبھی کیمبرج نے سراہا
جہاں بھی گئے روشنی پھیلی ، دل نے اُن کو چاہا

کنگ ایڈورڈ میں علم بانٹا ، تحقیق کی جو شمع جلائی
ہر شاگرد اُن کا گرویدہ ، ہر سوچ نے توقیر پائی

فاطمہ جناح کی گلیوں میں خدمت کی دیپ جلائے
تعلیم و طب کی دنیا میں انمول خزائے پائے

جس بھی در پہ قدم رکھا وہاں ترقی کی بات ہوئی
شفا کے دروازے کھلے ، جہاں بھی ان کی ذات ہوئی

کہتا ہے کاشفؔ وہ ہیں اک عزم ، اک پہچان
اک ملت کے مسیحا ، اک قوم کا مان

+ + + + +

آئرلینڈ میں
پاکستان کی پہچان

طب کے افق کا چمکا ستارہ ، خدمت کی پہچان بنے
جہاں جہاں بھی گئے نسانیت کی جان بنے

ڈبلن کی سر زمین پہ جا کر علم کے چراغ جلائے
پاکستان کے ہونہار سپوت ، عزت کے مینار بنائے

کبھی کانفرنس کبھی سیمنار ، تربیت کا سامان کیا
ہر شاگرد کے دل میں اترا ، ہر دل کو مہربان کیا

پاکستان کے ڈاکٹروں کی خاطر ، آئرلینڈ میں راہ بنائی
نئی امیدوں کی کرن بنے ، جہاں میں پہچان کرائی

ایمرجنسی میڈیسن ہو یا ٹراما ہر میدان میں ساتھ دیا
علم و ہنر کا نیا چراغ ، ہر نسل کے نام کیا

واہ کاشفؔ یہ عزم و وفا کی روشن داستان
خالد ہے آئرلینڈ میں پاکستان کی پہچان

+++++

روشنی کا سفیر

طب کی دنیا میں روشنی جو لیکر آئے
خالد مسعود کوندل نے چراغِ علم جلائے

ہر قدم پہ علم و حکمت کو بڑھائے
نسلوں کو نیکی اور خدمت کی راہ دکھائے

CPSP کی شان بنے ، حکمت کا وہ راز کھلے
قیادت میں اُن کی ہر سو کامیابی کا ساز بجے

کبھی نائب کبھی صدر عزت کی معراج چلے
ہر میدان میں سرخروں ، اُن کے قدم نے پیچھے ہٹے

شیروانی اور کیپ میں وقار کا ہے پیغام
پروفیسر خالد مسعود گوندل صاحب ہیں ملک کا افتخار و نام

یہ لباس نہیں ایک سوچ کی علامت ہے
تعلیم و تربیت اُن کی خدمت کی ضمانت ہے

+++++

بین الاقوامی کامیابیاں

کبھی چین میں اُن کی تحقیق گونجی
کبھی کینیڈا میں چرچا ہوا

کبھی ترکیہ کبھی چین میں
سو مقالوں کا چرچہ ہوا

ایڈنبرا نے اُن کو فیلو کہا
طب کی دنیا نے ہیرو کہا

راہِ طب میں ہر موڑ چمکا دیا
پاکستان کا پرچم لہرا دیا

جہاں بھی گئے سر بلندی ملی
دین و دنیا میں ایسی قسمت ملی

کہتا ہے کاشفؔ وہ ہیں روشنی کا سفیر
علم کی بستی میں اُن کا نام بینظیر

✦✦✦✦✦

پی۔ ایم۔ڈی۔سی کا روشن ستارہ

طب کی دنیا میں اک نام ہے روشن
یہی ہیں وہ جن کی خدمت ہے گلشن

پی۔ایم۔ڈی۔سی کے بزم میں اُن کا کردار ہے نمایاں
اُن کی محنت سے ادارہ ہوا ہے تاباں

قوانین کی تشکیل میں ہے اُن کا حصہ بڑا
معیار تعلیم کو بلند کیا ہے اُن کا صلہ بڑا

تربیت کے نظام کو کیا انہوں نے مستحکم
نئے ڈاکٹرز کے لیے بنے وہ رہبر محکم

اُن کی قیادت میں ادارہ نے پایا وقار
بین الاقوامی سطح پر بڑھایا پاکستان کا وقار

خدمتِ خلق کا جذبہ ہے ان کی رگوں میں رواں
اُن کی محنت سے روشن ہے طب کا جہاں

کہتا ہے کاشفؔ یہ قلم کی زباں سے
خالد کا نام روشن رہے دل و جاں سے

✦✦✦✦✦

شفا کے ہاتھ

خاموش راہوں میں چلتے ہیں
امید کے دیپ جلاتے ہیں

نرم لمس مگر ہاتھوں میں زور
ہر زخم کا رکھتے ہیں شعور

نہ تاج پہنتے نہ نام کے طلبگار
مگر شفایاب ہوتے ہزاروں بیمار

تحقیق میں ہوئی اب برق سی روانی
ہنرمند ہاتھوں نے لکھی جو کہانی

کہتا ہے کاشفؔ دنیا میں سب کو
خالد سے خدا نے شفا دی سب کو

✦✦✦✦✦

میرے مینٹور کی
کھیل سے محبت

علم و حکمت کا ہے جو راہی ، عظمت جس کی پہچان
کھیل کے میدان کا شاہی ، حوصلہ ہو جس کا عنوان

بیڈمنٹن میں برق جیسا ، فٹ بال میں مہارت رکھے
علم میں روشنی جیسا ، قوت میں صلابت رکھے

طالبِ علمی سے جو نکلا وی سی کی مسند تک
کھیل کو رکھا روح میں شامل تندرستی کے مقصد تک

جوش بھی ہے ولولہ بھی ، حوصلہ ہے شان بھی
زندگی کا راز گویا ، خود کو رکھنا جوان بھی

ہم کو سکھایا محنت ہو یا کھیل کا رنگ
کامیابی کا راز یہی ہے صحت ہو اور عزمِ جنگ

کاشفؔ کا ہے خالد کی عظمت کو سلام
علم و عمل ، کھیل و ہمت میں ہے ان کا نام

پروفیسر خالد مسعود گوندل صاحب کی شخصیت صوفیانہ روشنی میں

چمکا جو علم کی دنیا میں مہتاب وہی ہے
پاکستان کا افتخار و نایاب وہی ہے

جو خدمتِ خلق میں صدیوں کی مثال ہے
وہی درویش مزاج ، وہی ذی وقار ہے

جس کی نظر میں ہو حلم اور زباں میں تاثیر
ہر زخم کو سہلائے وہ باکمال وہی ہے

جس کے قدم چلیں تو وقار ہمسفر ہو
سایہ ہو شجر سا ، وہ بہار وہی ہے

پہن کے جناح کیپ ، سجا کے سچائی
حق کی جو پہچان ہو ' وہ نواب وہی ہے

دیا جو راہ دکھائے ہر اک مسافر کو
چراغ جو جلائے وہ آفتاب وہی ہے

راہِ حق میں جھکے جو سر خدا کے آگے
سجدہ جو کرے جاں سے ، وہ انتساب وہی ہے

کہتا ہے کاشفؔ علم کی روشنی میں
جو عشق میں فنا ہو وہ انتخاب وہی ہے

+++++

جدید طب کے امام

جب طب کی دنیا میں چھایا سایہ
اُبھرا اک رہبر، بنا راہ کا دیا

خالد مسعود ہیں وہ نور سحر
جس نے بدلی طب کی لہر

جہاں ہاتھ رکا، جہاں علم تھما
لیپرو سکوپی سے بدلا وہاں ہر سما

مشکل کو تدبیر کا رنگ دیا
جراحت کو نرمی کا سنگ دیا

مشینوں سے ہاتھ کا کام کیا
روبوٹک جراحت کا آغاز کیا

نہ درد نہ لرزش نہ خون کا خوف
اب علاج بھی ہے نرم و لطیف

ایمیل ماڈل پہ کی جو ریاضت
بنائی جراحت میں نئی روایت

CPSP میں روشن ہوا یہ چراغ
FCPS میں کھلا کامیابی کا باغ

مصنوعی ذہانت سے بدلی فضا
طبی دُنیا نے لی نئی راہ

کہتا ہے کاشفؔ یہی ہے ترقی یہی ہے مقام
خالد مسعود گوندل ہیں جدید طب کے امام

+++++

سرزمین حجاز پر حاضری

چلے جو حرم کی مقدس فضا میں
لبوں پر دُعا تھی اور نظر التجا میں

صفا و مروہ کے ہر موڑ پر
تسبیح میں گزرا ہر اک پہر

جب سجدہ کیا رب کے حضور
مانگی دعا دل میں تھا نور

کہ "یارب" طب کی یہ دنیا سونوار دے
سی۔ پی۔ ایس۔ پی کو تو وقار دے

سعودی دیار میں رشتہ ہو ایسا
علم و حکمت کا بنے اک سلسلہ

قبول ہوئی وہ دعا کی گھڑی
خالد نے پھر وہی راہ چنی

تعاون بڑھایا نئے معاہدے کیے
سعودی کونسل سے رشتے جڑے

جو سجدے میں مانگا وہ پایا یہاں
خدمت کا ہر پل عبادت بنا

واہ کاشفؔ یہ خواب یہ محنت یہ تعبیر
CPSP کا بلند ہو مقام بنے روشن تقدیر

+++++

مہارت کا مینار
جو امریکہ میں بھی روشن ہوا

علم و ہنر کی روشنی دُنیا میں جگمگائی
راتوں کے سجدوں نے تقدیر کو راہ دیکھائی

امریکن کالج نے مانا اُن کو مہارت کا مینار
فیلو شپ کی خلعت پہنی بن گئے علم کے غمخوار

کانفرنس میں جب بولے حکمت کے موتی برسنے لگے
طب کی ترقی کے ہر زاویے چمکنے لگے

میڈیا پر گونجی اُن کے کمال کی پہچان
ہر لفظ میں جھلکی پاکستان کی شان

امریکہ کے سائنسدان بھی آپ کے ہنر کے معترف ہیں
علم و عمل کی روشنی میں آپ چراغِ صبح ہیں

تیری کاوشوں سے جہاں میں بدلے زمانے
واہ کاشفؔ یہ خالد کے نہ ختم ہونے والے افسانے

✦✦✦✦✦

عاجزی کی روشن مثال

وہ ہیں عاجزی کی روشنی ، شفقت کا نظارہ
اُن کی راہنمائی بنی زندگی کا سہارا

نہ صرف سرجری میں نئی راہیں دکھائے
نوجوانوں کو علم کی گہرائیاں سمجھائے

ہر طالب علم کے دل میں امید جگائے
اپنی نرم گفتار سے خواب سجائے

واہ کاشفؔ یہ خالد کا پہلو یہ سرور
ایک اُستاد ، ایک راہنما ایک خاکی نور

✦✦✦✦✦

پروفیشنل ڈریسنگ

وہ شانِ وقار وہ مثالِ جمال
لباس میں ہے اُن کا کمال

جب بھی نظر آئیں لگیں باوقار
شخصیت میں جھلکے اجالا ہزار

ویسٹ کوٹ میں وہ لگتے ہیں جواں
علم و ہنر کے ہیں کہکشاں

جناح کیپ ہو یا شیروانی کا سنگ
رہتی ہے اُن کی وقعت بلند

سلجھی ہوئی بات اور مذہبی مزاج
لباس میں بھی جھلکے وہی امتزاج

نرم روی و شیریں زباں
پوشاک میں بھی رکھیں اعلیٰ نشاں

کہیں کانفرنس کہیں سیمینار
ہر لباس میں ہے اُن کا وقار

واہ کاشفؔ یہ اندازِ پرُکشش یہ وقار نظر
خالد مسعود گوندل ہیں ایک استاد کیلیے راہ گزر

+++++

روشنی کا مقام

وہ ہیں سرجری کا مینار ، روشنی کا مقام
طب کی دنیا میں ہے جن کا احترام

جہاں بھی گئے روشنی لے گئے
پاکستان کا پرچم اونچا کیے

سکھائے جہاں کو مسیحائی کے فن
بنائے کئی ماہرین جراحت کے تن

اے۔ٹی۔ایل۔ایس کے فخر کا تاج
ہر فورم پہ روشن ہے اُن کا مزاج

نہ صرف استاد نہ صرف طبیب
ہیں خدمت کے پیکر ۔ سراپا عجیب

کاشفؔ کے حرف حرف میں خالد کی بسی روشنی
یہ اُستاد کا ہے فیض یا شاگرد کی بندگی

طب کی روشنی میں
حیات کی پہچان

جہاں زخم ہوں گہرے جہاں درد ہو
جہاں زندگی موت کے گرد ہو

وہاں ایک مسیحا نمودار ہوا
ہنر لے کر آیا وہ پُروقار ہوا

اے۔ٹی۔ایل۔ایس کی تعلیم دی
ہر ہاتھ میں روشن قابلیت دی

بنے وہ زخموں کا مرہم وہ طبی اصول
بنائے حادثے میں بچاؤ کے جو روشن اصول

بی۔ایل۔ایس میں ہے ان کا کمال
سانسوں کو دیا نیا اک خیال

دل رکنے پر وقت جب گم ہو
زندگی کا لمحہ اہم ترین ہو

خالد نے نئی راہیں دکھائیں
طب کی دنیا میں شمعیں جلائیں

سی۔پی۔ایس۔پی میں معیار بڑھا
ہر اک جراح اُن کا نقشِ قدم پہ چلا

واہ کاشفؔ یہ سفر یہ مقام
خالد ہیں طب میں روشنی کا پیغام

تعلیمی اصلاحات

جہاں تھا زوال وہاں روشنی لائے
تعلیم کے منظر میں رنگ وہ بھر آئے

کنگ ایڈورڈ کو جو نکھارا گیا
علم و ہنر کو سنہرا کیا

تحقیق کی دنیا کو وسعت دی
ہر خواب کو تعبیر کی نعمت دی

نئی راہیں ، نئے زاویے بخشے
نئی سوچ کے دریا بہا دیے

یونیورسٹی کے در و دیوار بولے
یہی ہے وہ راہبر جو حق پہ ڈٹے

جو خواب تھے بوسیدہ ، تازہ ہوئے
جو ہنر تھے بکھرے ، یکجا ہوئے

واہ کاشفؔ یہ شمع یہ انصاف کا نور
خالد سے ہی ہے قیادت کا سرور

✦✦✦✦✦

سارک کانفرنس میں پاکستان کی نمائندگی

روشنی کے سفیر چراغِ وفا ہو
طب کے میدان میں مثلِ ضیا ہو

جہاں میں اجالوں کا باعث بنے ہو
امیدوں کے جگنو دعا کی صدا ہو

سارک کی سر زمین پہ علم کے پیامبر
مسافت کے راہی بلند آسرا ہو

نئی سوچ نیا حوصلہ تم سے پایا
ہر اک راہ میں مثلِ راہنما ہو

بچھائی ہیں منزل کی نرم راہیں
اندھیروں میں جیسے کوئی کہکشاں ہو

کبھی سر جھکا نہ قدم لڑکھڑائے
محبت کا دریا حق کی صدا ہو

کہتا ہے کاشفؔ یقین کی زباں میں
خالد ہی ہے اصل رہبر جہاں میں

✦✦✦✦✦

عظمت کا نشان

تعلیم کا چراغ جلایا جس نے جاں سے
علم و ہنر کے رہبر ہیں ، روشنی جہاں سے

اولیا کی محبت سے دل ہے اُن کا روشن
یہ کہہ رہا ہے کاشف اُس عظمت کے نشان سے

تحقیق کا ہے جیسے وہ اک کارواں
اندھیرے میں چمکتا ہوا جیسے اک سماں

کہیں لفظ اس کے شفا بن گئے
کہیں خواب اس کے دعا بن گئے

واہ کاشفؔ یہ رہبری یہ نورِ علم و تحقیق
خالد ہے جلوہ گرہ فہم و عمل و توفیق

✦✦✦✦✦

جرات و قیادت کی داستان

چرچل کی جرات ، لنکن کی بات
قیادت میں شامل ہیں اعلیٰ صفات

ہر دل کو دی اُس نے اک نئی بات
جو بکھرے ہوؤں کے لیے ہے اک نجات

یہ قصہ ہے اک روشنی کا
جو چراغ ہے ہر انجمن کا

جو رہبر ہے ہر اک راہ کا
جو فخر ہے اہل وطن کا

کاشفؔ کہتا ہے خالد ہے وہ صدا
جو بن کے فخر وطن گونجے ہر جا

+ + + + +

پروفیسر خالد مسعود گوندل صاحب کی نظر میں سفید کوٹ کی اهمیت

پروفیسر خالد مسعود گوندل ہیں راہنما چراغ علم و آگاہی
جن کی حکمت ، جن کی شفقت ہے ہر دل پہ چھائی

طلبہ کو دی نصیحت عزت سے پہنو یہ سفید کوٹ
خدمت ، سچائی ، ہمدردی اور رکھنا دل میں جوش

یہ کورٹ فقط اک کپڑا نہیں ، یہ تمہاری پہچان ہے
یہی نشانِ خدمت ہے یہی خدا کی عطا ہے

کہتا ہے کاشفؔ یہ لمحہ عزت ، وقار اور مان کا ہے
پروفیسر خالد مسعود گوندل کی رہبری ہر اک کے لیے شان ہے

سوساءٹی آف سرجنز لاہور کی طرف سے لائف ٹائم ایچیومنٹ ایوارڈ

پروفیسر خالد مسعود گوندل کا لوہا دنیا نے مان لیا
سوسائٹی آف سرجنز نے فخر سے اعزاز دیا

لاہور کی سر زمین گواہ بنی ، اک عہد کی پہچان کا
لائف ٹائم اچیومنٹ سے ملا اُن کو تمغہ شان کا

سرجری کے ہر میدان میں روشنی کی لو جلائی
شاگردوں کو ہنر سکھایا ، ہر منزل کی راہ دکھائی

مشکل راہوں پر وہ چلے ، امید کی کرن بنے
طب کی دنیا میں جا بجا وہ ایک معتبر سخن بنے

کہتا ہے کاشفؔ بات یہ صدیوں تک یاد رہے
خالد مسعود گوندل کی زندگی مشعلِ راہ رہے

✦✦✦✦✦

خیبر کی وادی میں
لائف ٹائم ایچیومنٹ ایوارڈ

خیبر کی وادی میں چرچہ ہوا
اک نام تھا جو عیاں ہوا

طب کے سفیر ، علم کے نور
خالد مسعود کوندل ہیں فخر دور

جن کے ہاتھوں میں ہے شفا کی لکیر
درد کے ماروں کی ہیں وہ تعبیر

تعلیم و تحقیق کا چراغ جلایا
ہر اک زخم کو مرہم لگایا

دیارِ حکمت میں نقش جمایا
ہر اک دل میں اپنا مقام بنایا

خیبر نے ان کو اعزاز دیا
لائف ٹائم کا ایوارڈ دیا

کاشفؔ یہ ایوارڈ نہیں ایک پہچان ہے
پروفیسر خالد مسعود گوندل کی شان ہے

+++++

ایک روشن مینار

واڑا عالم شاہ کی مٹی کا وہ چراغ جلا
علم کی روشنی سے ہر سو اجالا ہوا

باپ تھے استاد ، دیا تربیت کا ہنر
ہر سبق تھا نصیحت ، ہر لفظ تھا گوہر

کہا تھا والد نے اے جانِ راز
چنو علم کو ، چھوڑ دو مال و ساز

گورنمنٹ کالج میں خواب بُنے حسین
اقبال ہاسٹل میں گزریں ، شامیں حسین

بھائیوں نے جو دی اک موٹر سائیکل تحفے میں
کسے خبر تھی وہی رہبر بنے کا زمین میں

کنگ ایڈورڈ میں پڑھا اور مزید آگے
محنت سے جوڑے وفا کے دھاگے

ایف۔سی۔پی۔ایس کیا ، پروفیسر بھی بنے
ہر منزل پہ وہ علم کے ساتھی رہے

پھر KEMU میں روشنی کے دیئے جلائے
شفا کے سفر میں چراغ جلائے

وی۔سی کی کرسی کو رونق بخشی
ہزاروں امیدوں کو روشنی بخشی

بچوں کو سکھایا دنیا کا ہر سبق
بنایا مسیحا ، دی دین کی رمق

حافظِ قرآن بھی بنے ان کے چراغ
روشنی میں آیا نہ کوئی بھی داغ

دین و دنیا کا ہمیشہ رکھا وقار
ہر قدم پہ رہا بس خدا کا خیال

کہتا ہے کاشفؔ یہ حقیقت کا نور
خالد ہیں علم کا بے نظیر سرور

✦✦✦✦✦

سینئر رجسٹرار سے پروفیسر تک
ایک مسیحا کا سفر

جب مسیحائی کے سفر پر گامزن ہوئے
قدم بہ قدم وفا کے نشان بنے

سینئر رجسٹرار کی مسند پر فائز ہوئے
مریضوں کے لیے امید کی کرن بنے

میو ہسپتال کے در و دیوار گواہ ہیں
اُن کی محنت ، لگن اور عزم کے نشاں ہیں

جب اسسٹنٹ پروفیسر کی مسند سنبھالی
نئی نسل کو علم کی روشنی بانٹی

تدریس کی راہوں میں جوت جلائی
طلبا کے دلوں میں امید جگائی

پھر ایسوسی ایٹ پروفیسر کے رتبے پر فائز ہوئے
تحقیق و تدریس میں مزید محو ہوئے

بطور پروفیسر جب منصب سنبھالا
شعبہ جراحی کو عروج پہ پہنچایا

کہتا ہے کاشفؔ دل سے یہ احوالِ سفر
خالد کے نقشِ قدم ہیں چراغ سحر

+++++

مسند تدریس سے قافلہ قیادت تک

خدمت کا ایک عہد

پنجاب کی زمین پر جب علم کا چراغ جلانا تھا
پروفیسر خالد مسعود گوندل نے اپنے فرض کو نبھانا تھا

کنگ ایڈورڈ و فاطمہ جناح میں روشنی کی شمع جلائی
سرجری کی دُنیا میں نئی راہ دکھائی

وائس چانسلر بن کر سنبھالی دوڑ ذمہ داری کی
ہر قدم پہ روشن ہوئی راہ علم و دانش کی

نئی مہارت ، نئے اصول متعارف کرائے
نوجوانوں کو منزل کے راستے بتائے

سرجری کے شعبے کو دیا وقار و روشنی
ہر ادارے میں پیدا کی نئی زندگی

پوسٹ گریجویٹس ہوں یا نونہالِ طب
ہر دل پہ ثبت ہوا خالد کا لقب

یہ نظم ہے کاشفؔ کے لفظوں کا ہنر
بنی سرجری خالد کی بدولت معتبر

✦✦✦✦✦

کھلی کچہری'
جہاں ہر سوال کا جواب ملے

جب لبوں پہ شکایت آتی ہے
تو امید بھی ساتھ آتی ہے

جہاں سوالوں کا شور ہوتا ہے
وہاں انصاف کا نور ہوتا ہے

یہ کھلی کچہری ہے خاموش نہیں
یہ درد سنبھالے ہے ہوش نہیں

ریزیڈنٹ ہو یا ہو کوئی اُستاد
سب کے دلوں کی ہے یہ فریاد

کسی کو سپروائزر کی کمی کا گلہ ہو
کسی کو ورکشاپ کا ٹائم نہ ملا ہو

کوئی کہے میرا حق رہ گیا
کوئی کہے راستہ تھم گیا

تب آتے ہیں کوندل صاحب مسکرا کے
سنتے ہیں سب کو بڑے پیار سے

نہ لہجے میں غرور نہ لفظوں میں تیر
اُن کے فیصلوں سے ہوں روشن ضمیر

کاشفؔ کی دُعا ہے یہ کچہری صدا سلامت رہے
خالد کے دم سے علم و انصاف کا پرچم قائم رہے

✦✦✦✦✦

بین الاقوامی طبی خدمات کا سفیر

علم و فن کا روشن چراغ
پنجاب کی سر زمین پر ایک نیا باغ

جراحی کے میدان میں بے مثال
ہر قدم پر خدمت کا کمال

گلاسگو ، لندن ، نیویارک کی راہیں
جہاں میں چھائی علم کی باہیں

کینیڈا ، اسٹریلیا ، آئرلینڈ کے کنارے
چھوڑے ہر جگہ علم کے نظارے

ڈھاکہ میں لہرایا علم کا پرچم
نیپال میں چمکی روشنی کی کرن

بحرین ، قطر ، سعودی کے دروازے کھلے
پاکستانی ڈاکٹروں کے ملے عزت کے سلسلے

کہتا ہے کاشفؔ اے خالد تیری خدمت کا ہے یہ جہاں
بین الاقوامی افق پر روشن تو پاکستان کا فخر نشاں

+++++

چراغ علم و شفا

وہ جو اک خواب کی تعبیر ہے
وہی تدبیر ، وہی تقدیر ہے

جہاں میں روشن وہ اک مینار
شفا کا راز ، ہنر کا وقار

طبیب بھی ہے معمار بھی
چراغ شب ، علم و شفاء بھی

جہاں درد ٹھہرا ، دوا بن گیا
جہاں زخم آئے شفا بن گیا

واہ کاشفؔ یہ خالد کی روشنی کا اثر ہے
جہاں بھی گیا تری راہ گزر کا اثر ہے

✦✦✦✦✦

خواب جو جاگتا رہا

وہ ایک خواب تھا جو جاگتا رہا
دلوں میں روشنی بن کے دھڑکتا رہا

نہ منصب کی ہوس ، نہ شہرت کی دوڑ
وہ صرف اخلاص میں ڈھلتا رہا

قلم کی سیاہی سے بڑھ کر وہ
بصیرت کا چراغ بن کے جلتا رہا

جہاں علم تھما ، وہاں بڑھا اُس کا قدم
وہ ہر قدم پہ چراغاں کرتا رہا

نہ صرف صدر نہ صرف ایک پروفیسر
وہ مکتب تھا جو دلوں میں پڑھتا رہا

میو ہسپتال ہو یا فاطمہ جناح کی راہیں
وہ ہر ادارے کو وقار دیتا رہا

بطور سرجن اُس کی کہانی انوکھی تھی
وہ زخم بھی چھپاتا ، سکون بھی بانٹتا رہا

جراحی میں اُس کی مہارت کے جوہر
کئی جانوں کے جینے کا حق دلاتا رہا

وہ سی۔پی۔ایس۔پی کا روشن ستارہ بنا
ہر فورم پہ پاکستان کا پرچم اٹھاتا رہا

یہ جو کتاب ہے فقط لفظوں کا سفر نہیں
یہ کاشفؔ کا گلدستہ عقیدت ہے جو دل سے نکلتا رہا